REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سالانہ (سابقہ) ۱۰ روپے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۴ ہجرت ۱۳۴۰ ہش ۔ ۴ مئی ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

حضور کو رات نیند اچھی آگئی

احباب جماعت خاص توجہ درد اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

۲ سال میں نجی صنعتوں پر ساڑھے پچاس کروڑ سے زیادہ سرمایہ لگایا گیا

سرمایہ کاری میں غیر ملکیوں کا حصہ تیس کروڑ روپے کے قریب ہے۔

کراچی ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرمایہ کاری کے فروغ کے بیورو نے جو دو سال قبل قائم کیا گیا تھا۔ اس وقت تک ۱۷۱ صنعتی اداروں کے قیام کی منظوری دی ہے۔ جن پر پچاس کروڑ ۶۳ لاکھ ۸۳ ہزار ۴ سو چوہتر روپے کا سرمایہ لگایا گیا ہے۔ اس میں ۲۹ کروڑ ۹۴ لاکھ ۸۶ ہزار ۱۵ روپے کا غیر ملکی سرمایہ بھی شامل ہے ۔۔۔ یہ بیورو پاکستان میں نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے اپریل ۱۹۵۹ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اور اس نے ۱۵ اپریل ۱۹۶۱ء تک ۱۲۹ نئے صنعتی اداروں کے قیام اور ۴۲ کارخانوں میں توسیع کی منظوری دی ہے۔ بیورو سرمایہ کاری کی ان تجاویز کے بارے میں بھی معلومات جمع کر رہا ہے۔ جو پاکستان کے صنعتی قرض اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن اور پاکستان کی صنعتی مالی کارپوریشن نے منظور کی ہیں اور جو برآمدی بونس سکیم کے تحت عمل میں لائی گئی ہیں۔

اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں غیر ملکی نجی سرمایہ لگانے والوں نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ غیر ملکی نجی سرمایہ کاروں کی مدد سے روز بروز زیادہ سے زیادہ صنعتی ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور سرکاری حلقوں نے کیمیادی اشیاء، بجلی کا سامان، سوتی کپڑے، پٹ سن کی مصنوعات اور غذائی اشیاء تیار کرنے کی صنعتوں میں ترقی کو بہت اطمینان بخش قرار دیا ہے۔

پاکستان کی فوج حملہ کرنے کی طاقت کے اعتبار سے دنیا کی کسی فوج سے کم نہیں

تینوں افواج کو ایک وحدت میں مربوط کرنے کا مقصد پوری طرح حاصل ہو گیا (ریڈیو تقریر)

راولپنڈی ۳ مئی۔ وزارت دفاع کے سیکرٹری فدا حسن نے کہا ہے کہ پاکستان کی فوج حملہ کرنے کی طاقت اور ملک کے دفاع کی صلاحیت اور کارکردگی کے اعتبار سے دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں۔ آپ نے پاکستانی فوج کی اہم دفاعی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی عساکر کو ایک ہزار میل لمبی سرحد کی حفاظت کرنی پڑتی ہے اور یہ سرحد ایسے ملکوں سے ملتی ہے۔ جن کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بہت اچھے نہیں۔

مسٹر فدا حسن نے ریڈیو پاکستان سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو ۱۹۴۷ء میں جو اسلحہ ملے تھے۔ وہ فرسودہ اور گھٹیا قسم کے تھے۔ اور جنگی ضرورتوں کے سٹور بھی ملک میں موجود نہ تھے۔ وزارت دفاع کے سیکرٹری نے کہا کہ ۱۹۵۱ء میں جب صدر ایوب نے پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف کا عہدہ سنبھالا۔ تو آپ نے اپنی سرگرم اور پرجوش قیادت سے فوج کی کایا پلٹ دی۔ آپ نے فوج کے سپاہیوں اور افسروں میں قومی فخر کے نظریات کو فروغ دیا۔ اور پوری فوج کو

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی علالت

مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد دکن سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کو چند دن سے صبح و شام ہلکا ہلکا بخار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

مشرقی پاکستان میں ایک اور طوفان

جمال پور (میمن سنگھ) ۳ مئی گذشتہ اتوار کی شب کو میمن سنگھ صدر سب ڈویژن کے علاقہ ناکھلا میں پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفان آیا جس سے دو افراد ہلاک اور دو لاپتہ ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک تیرہ سالہ لڑکا ابو بکر اور چار دن کی بچی ریحانہ بیگم شامل ہیں۔ دو لاپتہ افراد طوفان کے وقت ایک کشتی میں سوار تھے۔ پچیس بوشیوں کے دو گلے بھی طوفان میں ضائع ہو گئے۔ پولیس کی ایک بیرک اور شیرپور قصبے میں ایک سینما ہال ایک ہائی سکول اور ایک مسجد کو بھی نقصان پہنچا۔ طوفان زدہ علاقے میں امدادی کام جاری ہے

ثانوی تعلیمی بورڈ کا اردو مضمون نویسی کا مقابلہ

جامعہ نصرت ربوہ کی ۲ طالبات نے انعامات حاصل کئے

جامعہ نصرت ربوہ کی دو طالبات امۃ الباسط صاحبہ سال اول اور قمر النساء صاحبہ سال دوم نے ثانوی تعلیمی بورڈ کے اردو مضمون نویسی کے مقابلہ میں علی الترتیب ۷۵ اور ۵۰ روپے کا دوسرا اور تیسرا انعام حاصل کیا ہے۔ یہ انعام کتب کی صورت میں دیا جائے گا۔ جامعہ دلی مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہوئے ان طالبات کی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے دعا گو ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم سید جلیل شاہ صاحب کی صاحبزادی صاحبہ جن کا مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کے ساتھ نکاح ہوا تھا۔ گذشتہ دو ہفتہ سے زائد عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

جلسہ یوم تحریک جدید

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام مورخہ ۵/۴/۶۱ بروز جمعرات صبح سات بجے مسجد مبارک میں جلسہ یوم تحریک جدید ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ بروقت جلسہ میں شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں۔ اسی طرح نماز مغرب کے بعد دفاتر تحریک جدید کے زیر انتظام خدام الاحمدیہ ربوہ بیرونی مشنوں کی سلائڈز بھی دکھائی جائیں گی۔ اور بیرونی مشنوں سے آئے ہوئے مجاہدین تحریک جدید بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کے موضوع پر تقاریر بھی فرمائیں گے۔

قائمقام صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ مئی ۱۹۶۱ء

دیگراں را نصیحت......

ایک دہلی ہفت روزہ کے اداریہ سے مندرجہ ذیل طویل اقتباس درج کیا جاتا ہے "سیاسی زوال اور علمی اور ذہنی انحطاط کے بعد مسلمانوں میں اس امر کا رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ دنیا میں علمی یا فنی اعتبار سے جب کوئی نیا نظریہ یا کارنامہ ظہور کرے تو وہ اپنے احساسِ کمتری کو چھپانے کے لئے فوراً اسلام اور قرآن کی ایسی تعبیر پیش کر دیں جو اس نظریئے یا کارنامے کی تصدیق کرتی ہو اور فخر کے ساتھ اعلان کر دیں کہ اسلام تو چودہ سو برس پہلے یہی بات کہہ چکا ہے۔ اس غلط طرزِ فکر کے باعث ہم نے دیکھا کہ اشتراکیت بھی قرآن سے نکالی گئی۔ فیشزم کو خلافت راشدہ سے ثابت کیا گیا۔ مغربی قوانین معاشرت کے لئے بھی قرآن سے سند تائید لائی گئی۔ غرض قرآن اور اسلام کو معیار قرار دے کر انسانی فکر و نظر کو اس پر پرکھنے کی بجائے مسلمانوں نے انسانی فکر و نظر کو معیار قرار دے کر قرآن و اسلام کو اس کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس قسم کی کوشش وقتی طور پر تو مسلمانوں کا دل خوش کر دیتی ہیں لیکن وقت گذرنے کے ساتھ جب انسانی فکر و نظر کی غلطیاں ثابت ہوتی ہیں تو قرآن و اسلام خواہ مخواہ ان کی لپیٹ میں آجاتے ہیں اور اسلام کو وقت و زمانے کے سانچے میں ڈھالنے کی ہر کوشش اسلام کی حقانیت کی چادر کو پارہ پارہ کر دیتی ہے

اس ذہن کی تازہ ترین مثال مصر کے مشہور اخبار الجمہوریہ میں ایک مضمون کی صورت میں پیش کی گئی ہے جو عبدالرزاق نوفل کے قلم سے ہے اور جس میں فاضل مضمون نگار نے ثابت کیا ہے کہ قرآن نے آج سے چودہ سو برس پہلے یہ پیشگوئی کی تھی کہ انسان خلا میں سفر کرے گا۔ اس کے لئے نوفل صاحب نے سورۂ شعراء کی یہ مشہور آیت ثبوت میں پیش کی ہے کہ:-

اذا وقع القول علیھم
اخرجنا لھم دابۃ من
الارض تکلمھم ان الناس
کانوا بایاتنا لایوقنون۔

جب پڑ چکے گی بات ان پر ہم نکالیں گے انکے آگے ایک جانور زمین سے ان سے باتیں کرے گا اس واسطے کہ لوگ ہماری نشانیوں کا یقین نہیں کرتے تھے (ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)

یہ ارشاد قرب قیامت کی ایک خاص نشانی سے متعلق ہے اس کی حقیقت اسی وقت کھلے گی جب وہ ظہور کرے گی مگر نوفل صاحب اس آیت کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ:-

"آج خلا میں پرواز کرنے کے جو امکانات پیدا ہو رہے ہیں اور راکٹ فضا میں جو چھوڑے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ انسان زمین سے نکل کر دوسرے سیاروں کی طرف جا رہا ہے تو قرآن نے اس کی خبر پہلے سے دے دی تھی۔ انسان کے خلاء میں پرواز کرنے کے بعد خدا کی ہستی ثابت ہو جائے گی اور لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے"

اس امر سے قطع نظر کہ خدا کی ہستی کے نشانات اب بھی گرد و پیش کے ذرے ذرے میں موجود ہیں اور خدا کے منکر بڑے سے بڑے نشان کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے بلکہ جیسا کہ روسی کہہ چکے ہیں وہ اور زیادہ منکرِ حق ہو جائیں گے۔ قرآن کو واقعاتِ زمانہ کے گرد گھمانا نہایت خطرناک رجحانِ فکر ہے۔"

ہم نے یہ اقتباس جناب عبدالرزاق نوفل کی تائید یا تردید کے لئے نقل نہیں کیا انہوں نے آیۂ "دابۃ الارض" کی جو تشریح کی ہے ہمیں اس سے اتفاق یا اختلاف کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ تاہم اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہفت روزہ مذکور کے اداریہ نویس کو اتنا اعتراف تو ضرور ہے کہ

یہ ارشاد قرب قیامت کی ایک
خاص نشانی سے متعلق ہے اسکی
حقیقت اس وقت کھلے گی جب
وہ ظہور کرے گی۔

اس سے ثابت ہے کہ ایڈیٹر صاحب بھی مانتے ہیں کہ قرآن کریم میں قرب قیامت کی نشانیاں موجود ہیں اور جو پیشگوئیاں ہی کہی جا سکتی ہیں۔ یعنی قرآن مجید میں بھی پیشگوئیاں موجود ہیں جن کی حقیقت اس وقت کھلتی ہے جب وہ ظہور کرتی ہیں۔ اسی طرح احادیث نبوی میں بھی پیشگوئیاں موجود ہیں مثلاً نزول مسیح اور ظہور الامام المہدی کے متعلق ایسی پیشگوئیاں ہیں جو بقول مودودی صاحب نہایت زبردست ہیں۔

پھر اداریہ نویس یہ بھی مانتے ہیں کہ
"خدا کے منکر بڑے سے بڑے
نشان کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں
لاتے۔ بلکہ وہ اور زیادہ منکر
حق ہو جاتے ہیں۔"

آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ منکرین بڑے سے بڑے واضح نشان کو دیکھ کر بھی انکار کر دیتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انہیں غرورِ نفس اندھا کر دیتا ہے اور جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے وہ آنکھیں رکھتے ہیں مگر ان سے دیکھ نہیں سکتے وہ کان رکھتے ہیں مگر ان سے سن نہیں سکتے صمٌّ بکمٌ عمیٌ فھم لا یرجعون اس لئے اگر ایسے لوگ ظاہر و باہر نشانات سے بھی انکار کریں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نشان ظاہر نہیں ہوا۔

ہم نے یہ امر بطور جملہ معترضہ کے بیان کیا ہے یہاں ہم ساری تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے۔ ہم نے جس غرض سے قلم اٹھایا ہے۔ وہ دوسری ہے جس کو ہم اب بیان کرتے ہیں۔ قارئین کرام ہفت روزہ کی محولہ بالا عبارت کو ذرا پھر غور سے پڑھ جائیں۔ مصر کے عبدالرزاق نوفل نے قرآن کریم کی ایک خاص آیت پیش کی ہے اور زمانہ حال کے سائنسدان کا ایک مسلّم واقعہ یعنی خلا میں پرواز کے ساتھ اس آیہ کریمہ کے معانی کو تطبیق دینے کی کوشش کی ہے اس پر مذکورہ بالا ہفت روزہ کے ایڈیٹر کو اتنا غصہ آیا ہے کہ آپ نے سب کچھ وہ کہہ ڈالا، جو آپ کی نوک قلم پر آ سکتا ہے جو کوئی اسکو پڑھے گا وہ اداریہ نویس کے فہم و ادراک کی شاید داد بھی دینا ضروری سمجھے گا اور شاید پکار اٹھے گا کہ واہ وا کیا ذہن رسا پایا ہے۔ کیا بلند خیالیاں ہیں کیا تفقہ ہے؟ مگر ذرا ٹھہرئیے۔ انہی اداریہ نویس کا اسی ہفت روزہ کے اگلے صفحہ پر مندرجہ ذیل نوٹ بھی ملاحظہ فرمائیے:-

"اعادۂ شباب:- روسی ڈاکٹر بورس کلوسوسکی نے خلائی پرواز کے سلسلے میں ایک دلچسپ اور دُوررس نتائج کا حامل خیال ظاہر کیا ہے انہوں نے کہا جو مسافر خلائے بسیط میں سفر کریں گے ان کا وزن ختم ہو جائے گا اور یہ "بے وزنی" ان کو بوڑھا ہونے سے بچا لے گی۔ کائنات خلا میں وقت بڑی آہستگی سے گزرتا ہے وزن اور وقت دونوں ایک طرح سے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بوجھ سے ہمارے اعصاب پر جو تھکا دینے والا اور بوڑھا کر دینے والا اثر پڑتا ہے وہ نہیں پڑے گا۔ اور انسان بوڑھا نہیں ہوگا۔ ڈاکٹر نے کہا:-
"عنقریب ہم ایسے مریضوں کو دیکھیں گے
جو خلائی سیننی ٹوریموں میں جا کر
جب واپس آئیں گے تو نہ صرف
اپنی بیماری سے شفایاب ہو چکے
ہوں گے بلکہ ان کا شباب
لوٹ آیا ہو گا۔"

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ کرشمہ کب رونما ہوگا اس کا علم اللہ ہی کو ہے لیکن انسان نے قوانین الٰہی کے چہرے سے جس تیزی کے ساتھ پردہ اٹھانا شروع کر دیا ہے اس سے کچھ بعید نہیں کہ یہ واقعہ جلد رونما ہو جائے ممکن ہے کہ موجودہ نسل ہی اس کا مشاہدہ کرلے یا کوئی آئندہ نسل اس کرشمے سے لطف اندوز ہو۔ لیکن اس سے بعض اسلامی حقائق کی تصدیق ہوتی ہے جس کی تردید میں فکر انسانی سائنسی نظریات کو پیش کرتی رہی ہے۔ مثلاً حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ان کے رفع کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں خلا میں کسی ایسے مقام پر مقیم رکھ چھوڑا ہو جہاں وزن، وقت اور بڑھاپا ناپید ہے اور قیامت کے قریب جب وہ نازل ہوں تو اسی طرح تازہ دم ہوں جیسا کہ وہ رفع کے وقت تھے۔

انسان علم و حکمت میں جتنا آگے بڑھ رہا ہے ان حقائق کی تصدیق کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں جو انبیاء نے بیان کئے اور الحاد نے جن کو ناممکن تصور کیا۔"

کیوں صاحب! اب کیا خیال ہے جناب کا مدیر ہفت روزہ کے ذہن رسا اور کمال تفقہ کے متعلق؟ قرآن کریم میں کسی آیہ کریمہ میں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اس زمین سے زندہ بجسدہٖ اٹھا لیا گیا ہے کوئی اشارہ تک موجود نہیں اور نہ کسی صحیح حدیث میں اس کا ذکر آیا ہے یہ تو ہے ایک پہلو دوسرا پہلو ایک ڈاکٹر صاحب کی ایسی توقع ہے جو ہو سکتا ہے کہ سراسر غلط ہو۔ مگر مدیر مکرم نے ان دو ہوائی بنیادوں پر اپنی خواہشات کا قلعہ کھڑا کر لیا ہے۔ عبدالرزاق نوفل کے پاس قرآن کریم کی ایک آیہ کریمہ تھی اور دوسرا مسلّمہ واقعہ تھا۔ کہ خلاء میں پرواز کی جا سکتی ہے ان کی تشریح غلط ہو یہ دوسری بات ہے مگر ان کے پاس اس تشریح کے لئے ٹھوس بنیادیں ضرور ہیں۔ مگر ہفت روزہ کے اداریہ نویس اس بچارے کے لتے لے رہے ہیں اور یہاں یہ فرما گئے ہیں کہ

"یہ ہے طریقہ اسلام اور قرآن کی حقانیت کو دنیا پر ثابت کرنے کا مگر انسانی ایجادات اور واقعات و حوادث کو قرآن سے نکال نکال کر پیش کرنا اور قرآنی آیات کو ان پر پھیلا کرنا یہ بالکل وہی حرکت ہے جو بعض مفت خوروں سے منسوب

(باقی ص ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ ر نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:۔

بہار کے فسادات

ایک دوست نے بہار کے فسادات میں جانی اور مالی نقصان کا ذکر کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا:۔

ان خبروں میں سے وہی خبریں قابل اعتبار ہو سکتی ہیں۔ جو چشم دید حالات کی بناء پر ہم تک پہنچیں۔ ورنہ منہ در منہ جو خبریں آتی ہیں۔ ان میں تو اس قدر جھوٹ اور مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔ کہ بجائے دل پر اچھا اثر ہونے کے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور مظلوم کی ہمدردی کے لئے کوئی قدم اٹھا کر انسان کو ندامت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے ملک میں عام طور پر واقعات کو بیان کرتے وقت ضرور کچھ نہ کچھ جھوٹ ملا لیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ معلوم کرنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ سچائی کیا ہے واقعہ میں لوگ مظلوم ہوتے ہیں۔ اور ان پر شدائد و مصائب بھی آتے ہیں۔ لیکن وہ اپنی باتوں میں

اتنا مبالغہ کرتے ہیں

کہ بجائے اس کے کہ ایسے لوگوں سے ہمدردی پیدا ہو نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ لوگ ان کی امداد کریں۔ ان سے دور بھاگتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو کسی نے ایک تھپڑ مارا ہو۔ تو گو وہ بھی مجرم ہوتا ہے۔ اور اسے اس کی سزا ملنی چاہیئے۔ لیکن جس شخص کو تھپڑ لگتا ہے۔ جب وہ اس بات کو بیان کرے گا۔ تو کہے گا فلاں نے مار مار کر میرا بھرکس نکال دیا۔ گویا اس کے نزدیک جب تک وہ اس میں جھوٹ نہ ملائے وہ جرم جرم بن ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ وہ فعل پہلے ہی اپنی ذات میں جرم ہوتا ہے۔ خواہ اس میں جھوٹ نہ بھی ملایا جائے۔ اور وہ جرم اس قابل ہوتا ہے کہ اسے سزا دی جائے۔ یعنی مارنے والا تو تھپڑ مار کر مجرم بنتا ہے۔ اور دوسرا شخص مظلوم ہونے کے باوجود اصل بات میں جھوٹ ملا کر مجرم بن جاتا ہے۔ کہتے ہیں عوض معاوضہ گلہ نہ دارد۔ وہ مجرم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے تھپڑ مارا۔ اور یہ مجرم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے جھوٹ اور مبالغہ سے کام لیا۔ یہ عادت ہمارے ملک میں اتنی عام ہو گئی ہے کہ

سچائی تک پہنچنا محال ہو جاتا ہے

مسلمانوں کے انحطاط کی ایک بڑی وجہ

اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ مسلمانوں کے انحطاط کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی قوم کو ابھارنے اور اسے منظم کرنے کے لئے مالی قربانی کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے خدا تعالیٰ کو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا اس لئے پاس تھا۔ کہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا تھا۔ وہ اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ باوجود تھوڑے ہونے کے وہ دوسروں پر بھاری تھے۔ کفار مسلمانوں کو مذاق کرتے تھے۔ کہ یہ کیا چندے دیتے ہیں۔ کوئی جَو کی مٹھی دے جاتا ہے اور کوئی سیر بھر گیہوں دے جاتا ہے۔ لیکن اس بات سے پتہ لگتا ہے کہ وہ لوگ کس قدر قربانی کرنے والے تھے۔ کہ ایک مٹھی جَو تک بھی جو ان کے پاس ہوتی تھی۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے تھے۔

حدیثوں میں آتا ہے

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مردم شماری کرائی۔ تو مسلمانوں کی تعداد سات سو نکلی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اب بھی دشمن ہمیں تباہ کر سکتا ہے۔ اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں۔ اب کجا وہ حالت کہ سات سو مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ دشمن ہمیں تباہ نہیں کر سکتا۔ اور کجا یہ حالت کہ دس کروڑ ہوتے ہوئے بھی ان کے دل کانپ رہے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے اندر بھی سچا ایمان ہو۔ اور ان کا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق ہو۔ تو پھر انہیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی شخص تمہاری بھینس یا گائے یا کتیا یا بلی کے بچے کو مارے تو تم اس سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو۔ پھر کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اور وہ تمہاری مدد نہ کرے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے۔ تو جو تم سے لڑے گا۔ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ اور اخلاص اور تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جائے۔ جس قوم میں اخلاص اور تقوےٰ ہو وہ مخالفتوں کی وجہ سے کم نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اس زمانہ میں

ہماری جماعت کی مثال

دنیا کے سامنے موجود ہے۔ ہمارے آدمی مارے بھی گئے۔ لیکن ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن بڑھتی چلی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عمر کے آخری جلسہ کے دنوں میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سال جلسہ سالانہ پر سات سو آدمی شامل ہوئے تھے۔ جب آپ سیر کے لئے نکلے تو چونکہ ہجوم زیادہ تھا۔ آپ کو ٹھوکریں لگتیں کبھی کسی کا پاؤں لگنے کی وجہ سے آپ کی جوتی اتر جاتی۔ کبھی سوٹی پر کسی کا پیر آجانے کی وجہ سے سوٹی گر جاتی

آپ ریتی چھلہ تک گئے

اس وقت ریتی چھلہ آبادی سے باہر تھا۔ اب تو میل بھر آبادی اس کے آگے نکل گئی ہے۔ ریتی چھلہ کے قریب جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہر گئے اور آپ نے فرمایا۔ ہر نبی ایک خاص کام کے لئے دنیا میں آتا ہے اور جب وہ اس کام کو لیتا ہے۔ تو اسے واپس بلا لیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمارا کام بھی پورا ہو چکا ہے۔ اب تو اتنا ہجوم ہو گیا ہے کہ سیر کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے چنانچہ چند ماہ کے بعد آپ فوت ہو گئے اور اب تو سات سو آدمی بعض دفعہ ہماری اس مجلس میں ہی بیٹھے ہوتے ہیں۔ آج بھی پانچ سو کے قریب آدمی اس مجلس میں ہوں گے۔ اور جلسہ سالانہ میں تو ۴۰ ہزار آدمی شامل ہوتا ہے۔

ہمارے بڑھنے کی وجہ

یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہیں مارا لوگوں نے ہمیں مارنے کی کوششیں کیں لیکن وہ جماعت کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے ہمارے چچوں نے اس مسجد کے سامنے دیوار کھڑی کر دی تھی۔ تاکہ لوگ نماز کے لئے نہ آسکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر نماز کے وقت پردہ کراتے۔ اور دوستوں کو گھر میں سے گزارتے۔ لیکن اب کہاں ہیں وہ چچے ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ مرزا نظام الدین صاحب جس وقت فوت ہوئے ہیں۔ اس وقت سب نقشہ ہی بدل چکا تھا۔ کجا وہ حالت کہ حقہ کے کش لگ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اونچی آواز سے بڑے بڑے الفاظ کہے جا رہے ہیں۔ اور کجا یہ حالت کہ جب

مرزا نظام الدین صاحب

فوت ہونے لگے۔ تو انہوں نے مجھے بلایا کہ میری بات سن جائیں۔ جب میں گیا تو انہوں نے اپنے لڑکے کا بازو پکڑ کر میری طرف کیا اور کہا کہ اسے میں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ میں آپ کی شرافت کو جانتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ میری غلطیوں کو بھول کر اس کی خبرگیری کریں گے۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنے آپ کو قادیان کا مالک سمجھتے تھے۔ اور احمدیوں کو چوہڑوں چماروں کی طرح سمجھتے تھے۔ لیکن اب ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ اب بعض ہندو مجھے یہ کہتے ہیں کہ قادیان میں آپ کی جماعت طاقتور ہے۔ آپ ہندوؤں کا بھی خیال رکھا کریں۔ میں ان سے کہا کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کو کس نے ترقی دی ہے۔ تم نے اس کی ترقی کو روکنے کے لئے انتہائی زور لگایا لیکن تم کامیاب نہ ہوئے پس جماعت کا ترقی کرنا بھی خدائی نشانوں میں سے ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ سب طاقتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہیں جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی کامیابی کے راستے کھول دیتا ہے۔ اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا

اس کے بعد حضور نے فرمایا

ایک اعتراض اور اس کا جواب

آج ایک دوست نے بتایا ہے۔ کہ اس سے بعض لوگوں نے شکایت کے طور پر کہا ہے کہ میں نے پانچ ہزار روپیہ نواکھلی کے ہندوؤں کی مدد کے لئے کیوں بھجوایا ہے۔ میں اس قسم کی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کو بتا دیتا ہوں کہ ہم مسلمانوں کے لئے اپنے دل میں بڑا درد رکھتے ہیں اور ہم ہر طرح ان کی بھلائی چاہتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اگر ہندو مظلوم ہوں۔ تب بھی ان سے ہمدردی نہ کی جائے ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ آپ کو تیرہ سال تک سخت سے سخت تکالیف دی گئیں۔ کئی مسلمان عورتوں اور بچوں کو مار دیا گیا۔ آپ نماز کے لئے جاتے تو کفار۔ گوبر اور اوجھریاں آپ پر پھینک دیتے۔ آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر گلا گھونٹتے۔ تیرہ سال تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام تکالیف برداشت کیں۔ آخر تیرہ سال کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی۔ اور مدینہ چلے گئے ہجرت کے کچھ عرصہ بعد ایک دفعہ کفار کے دو آدمی مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ جب کفار نے اس کے متعلق آپ کو توجہ دلائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہمارے آدمیوں سے غلطی ہوئی ہے آپ ان دو مقتولوں کا خون بہا لے لیں۔ اب دیکھو دشمن قوم کے آدمی ہیں اور ان سے لڑائی جاری ہے۔ لیکن جب کفار نے ان کے متعلق آپ کے پاس احتجاج کیا۔ تو آپ نے فرمایا اچھا خون بہا لے لو۔ ہم تو ان کے متبع ہیں۔ جو اپنے دشمنوں سے اس قسم کا سلوک کرتے تھے۔ پھر اگر ہندوؤں کو مظلوم دیکھ کر ہم نے ان کی مدد کر دی۔ تو اس میں کونسا اعتراض ہے۔ اعتراض تب ہوتا جب ہم مسلمانوں کی تکلیف میں ان کی مدد نہ کرتے۔ لیکن

ہماری تاریخ گواہ ہے

کہ ہم نے ہر موقع پر مسلمانوں کی حمایت کی۔ اور ان سے ہر رنگ میں حسن سلوک کیا پس یہ اعتراض محض قلت تدبر کا نتیجہ ہے اسی دوران میں حضور نے ذکر فرمایا کہ جب

ملکانہ میں شدھی

شروع ہوئی تو وہاں ہمارے تین سو کے قریب مبلغ کام کرتے رہے۔ چوہدری فتح محمد صاحب وہاں کے انچارج تھے میں نے ان کو ہدایت کی۔ کہ لوگ آپ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ کہ فلاں جگہ شدھی ہو رہی ہے آپ وہاں پہنچیں آپ وہاں جائیں گے۔ اور لوگوں کو سمجھائیں گے لیکن وہ آریوں سے روپے لے چکے ہوں گے۔ اس لئے فوراً ان کا واپس آنا مشکل ہوگا۔ اور دشمن کسی اور جگہ جا کر حملہ کر دے گا۔ اور وہاں لوگوں کو شدھ کرنا شروع کر دے گا۔ پھر آپ ان کو واپس لانے کی کوشش کریں گے۔ مگر وہ تو واپس نہیں آئیں گے اور دشمن تیسری جگہ حملہ کر دے گا۔ اس طرح آپ کوئی کام نہیں کر سکیں گے۔ سب سے جاہل آدمی وہ ہوتا ہے جو دشمن کے میدان میں جا کر لڑتا ہے آپ اپنے دشمن کو اپنے میدان میں لانے کی کوشش کریں۔ آپ جائزہ لیں کہ آج سے پندرہ بیس دن کے بعد کہاں کہاں شدھیاں ہوں گی۔ اور اس علاقہ کے لوگوں کو سمجھائیں کہ دیکھو تم شدھ نہ ہونا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پندرہ بیس دن کے بعد جب آریہ وہاں شدھی کرنے کے لئے آئے تو لوگوں نے ان کو پکڑ کر باہر نکال دیا۔ کیونکہ ان کا

ایمان مضبوط ہو چکا تھا

لیکن جو آریہ ہو چکے تھے۔ اگر ان کے پیچھے بھاگتے تو یہ غلطی تھی۔ کیونکہ وہ اس وقت کچھ نہ کچھ روپے آریوں سے لے چکے تھے۔ اور ان کا فوراً واپس آنا مشکل تھا۔ اگر پولیس کا سپاہی بھی کچھ رشوت لے لے تو وہ بھی اس کا خیال رکھتا ہے۔ گویا بے ایمانی میں بھی ایک دیانتداری ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کوئی مجسٹریٹ تھا۔ اسے رشوت لینے کی عادت تھی۔ کسی آدمی کا مقدمہ اس کے پاس آیا۔ مقدمہ والے کو معلوم ہو گیا کہ مجسٹریٹ رشوت کھاتا ہے۔ اور اسے فلاں جگہ کی پگڑی بہت پسند ہے۔ اس نے اس کو ایک پگڑی منگوا کر دے دی۔ اور ساتھ کہہ دیا کہ ہمارے

فلاں مقدمہ کا ذرا خیال رکھیں

دوسرے فریق کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم کوئی ایسی چیز دیں جو گھر میں ہر وقت نظر آتی رہے۔ چنانچہ انہوں نے دس بارہ سیر دودھ دینے والی گائے لا کر دے دی۔ ہر روز صبح و شام بیوی گائے کی تعریف کرتی اور کہتی کہ آج اس نے اتنا دودھ دیا ہے۔ اتنا مکھن نکلا ہے۔ دیکھنا ان کا کام ضرور کر دینا جب فیصلہ لکھنے لگا۔ تو فیصلہ لکھتے وقت اسے بے ایمانی کی دیانتداری کا خیال آنا شروع ہو گیا۔ سر پر ہاتھ لگے تو پگڑی والا یاد آ جائے۔ اور جب صبح کے ناشتہ کا خیال آئے۔ تو گائے والے کا خیال آ جائے۔ اس تذبذب میں کہ کس نے فیصلہ لکھا کہ پہلے ابتدائی حصہ تو پگڑی والے کے حق میں لکھا۔ اور آخری حصہ گائے والے کے حق میں لکھا اور اسی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ جب اس نے فیصلہ سنانا شروع کیا۔ تو شروع میں اس نے پگڑی والے کے حق میں دلائل دینے شروع کئے۔ اس پر گائے والا حیران ہو گیا کہ میری گائے کدھر گئی۔ جب وہ آدھا فیصلہ سنا چکا تو کہنے لگا

اگر غور سے دیکھا جائے

تو بات یوں ہے۔ اس کے بعد اس نے سارے دلائل گائے والے کے حق میں دینے شروع کر دئے۔ پگڑی والے نے دیکھا۔ کہ یہ تو سب فیصلہ گائے والے کے حق میں کرتا جا رہا ہے وہ سر پر ہاتھ مار کر کہنے لگا کہ حضور میری پگڑی کی لاج رکھ لیں۔ عام مفہوم تو اس کا یہی تھا کہ مجھے ذلیل نہ کریں۔ لیکن اس کا مطلب یہ تھا کہ میں نے پگڑی دی تھی وہ کدھر گئی جب اس نے کہا حضور میری پگڑی کی لاج رکھ لیں۔ تو گائے والا سمجھ گیا۔ کہ یہ اپنی پگڑی یاد دلا رہا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ چل چل پگڑی کھا گئی گائے۔ پگڑی کھا گئی گائے۔ اب یہ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ انہوں نے تو انصاف ہی کرنا ہے غرض اس قسم کی بددیانتیوں میں بھی لوگ دیانتداری کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی لالچ دے دی جائے تو وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

فرمایا

مجھے ایک دفعہ اطلاع ملی

کہ چھ ہزار کے قریب اونچے اقوام کے لوگوں کو آریہ شدھ کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے آدمی بھجوائے تا کہ ان کو شدھ ہونے سے بچائیں۔ اور ان کے سامنے اسلام کی برتری اور مساوات بیان کر کے انہیں اسلام کی طرف مائل کریں۔ اس علاقہ کے ذیلدار اور نمبردار مسلمان تھے۔ وہ ہمیں تو کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔ لیکن ان اونچی اقوام کے لوگوں کے پاس جا جا کر کہتے کہ دیکھو تم آریہ ہو جاؤ لیکن احمدی نہ ہونا۔ ہمارے آدمیوں نے ان کو کہا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ تم لوگ مسلمان ہو۔ اور ان کو مسلمان ہونے سے روکتے ہو۔ ان لوگوں نے کہا ان کے مسلمان ہونے سے آپ کا کیا نقصان ہے نقصان تو ہمارا ہے ہمارا تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ ہمارے جانور جو مرتے ہیں۔ وہ کون اٹھائے گا۔ ہماری بیگار کون کرے گا۔ آج اگر یہ لوگ مسلمان ہو گئے تو کل کو آپ کہیں گے کہ یہ تمہارے بھائی ہیں۔ ان کی خبر گیری کرو اور ان سے بیگار نہ لو۔ اسلئے ہم نہیں چاہتے کہ یہ لوگ مسلمان ہوں۔

ایک نیک خواہش

مکرمی حکیم مبارک احمد خاں صاحب امین آباد ضلع گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں:۔

”میری خواہش ہے کہ دفتر اول کے پہلے سال سے آج تک جو سال خالی بھی ہے پانچ پانچ روپے کے حساب سے اسے پر کر کے امسال تک کا چندہ ادا کر کے تحریک جدید کے ہر سال میں حصہ دار بنوں۔

مہربانی سے ۱۹۳۴ء سے ۱۹۶۱ء تک جو سال خالی ہے اس کا وعدہ پانچ روپے کی رقم سے محسوب کر کے کل رقم (تفصیل وار) کا میزان تحریر فرما دیں تاکہ روانگی کا اہتمام شروع کر سکوں۔“

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس طریق سے دفتر اول میں شامل ہونا اب ممکن نہیں البتہ دفتر دوم میں شروع سال سے شمولیت ہو سکتی ہے۔ دفتر دوم کا پہلا سال ۱۹۴۵ء ہے۔ جس کا اب سترھواں سال ہے اور ہر نوجوان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دفتر دوم میں شروع سال ہی سے شامل ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بجٹ انصار اللہ

اکثر مجالس انصار اللہ اپنے بجٹ آمد مرکز میں بھجوا چکی ہیں۔ لیکن ابھی تک بعض ایسی مجالس بھی ہیں۔ جو سہ ماہی اول کے گذرنے پر بھی ابھی تک بجٹ نہیں بھجوا سکیں۔ مرکز کے کام کو مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مجالس کی طرف سے بجٹ آ جائیں۔ تاکہ ان کے مطابق وصولی ہو سکے۔ پس جن مجالس کی طرف سے ابھی بجٹ نہیں آئے۔ وہ اس طرف جلد توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ فاقہ کش جو بحرین کے گورنر بنے

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ الجامعہ)

(۳)

کشائش کے ایام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بدولت ان وعدوں کے بموجب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فتوحات کے دروازے کھولے وہ خدا کے ہو گئے۔ خدا نے اپنی نعمتیں ان کے قدموں میں ڈال دیں۔ تنگی کے زمانے جاتے رہے۔ لیکن ان نعمتوں میں ان مقدس انسانوں کا دل اٹکا نہیں ان کی شان استغناء یہ بھی کہ ان نعمتوں کی وجہ سے یہ اپنے ان دنوں کو بھولے نہیں۔ ایاز کو اپنی غلامی پر ہی فخر رہا اور وہ محمود کو یاد کر کے روتا ہی رہا۔ ریشمی لباسوں میں وہ یہ ناک صاف کرتے تھے۔

اصلاحِ نفس کے لئے یہ نفسیاتی نکتہ کتنا ضروری ہے کہ قوم اقبال کے ایام میں آپے سے باہر نہ ہو جائے۔ خدا کے ذکر سے غافل نہ ہو جائے۔ دلوں میں تکبر اور مزاجی نہ ہے۔ رعونت کے جراثیم دل و دماغ پر مستولی نہ ہو جائیں۔ ایک راوی کہتے ہیں ایک سفر میں میں بھی تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہؓ بلند آواز سے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ایک دن میں لوگوں کی خدمت کر کے پیٹ پالتا تھا۔ اور آج خدا نے سواری بھی دی اور حشم و خدم بھی دئیے۔ خدایا تیرا شکر کیوں نہ بجالاؤں اور کس طرح بجالاؤں۔

فاقہ کش عاملِ بحرین بن گئے

شام میں ابو عبیدہ بن جراح فوجوں کے کمانڈر تھے۔ ایک سپاہی کو مدینہ میں واپس ہونا پڑا۔ جب اس کی رخصت منظور ہوئی تو حضرت ابو عبیدہ سے رخصت ہوتے وقت عرض کیا۔ مدینہ جا رہا ہوں کوئی پیغام؟ حضرت ابو عبیدہ نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو کر میری طرف سے السلام علیکم عرض کرنا اور کہنا حضور خدائے رحیم و کریم نے ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھولے ہیں۔ حضورؐ نے جو وعدے فرمائے تھے آج ہم اپنی آنکھوں سے ان کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ عرب کے صحرا نشین آج مصر و شام کی زمینوں کو اپنے پاؤں تلے روند رہے ہیں۔ اونٹوں کے چرانے والے آج جہانبانی کر رہے ہیں۔ ذکر تو حضرت ابوہریرہؓ کا تھا۔ در نبوی کا مجاور فاقہ کش ۱۵ھ ہجری میں بحرین کا عامل مقرر کیا جاتا ہے۔ چھ لاکھ روپیہ لے کر مدینہ آتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کو رو ئیداد سناتے ہیں تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ ابوہریرہؓ! جانتے ہو چھ لاکھ کتنے ہوتے ہیں۔ عرض کیا ہاں اور باری باری ایک ایک انگلی موڑتے چلے گئے ہاں ایک لاکھ دو لاکھ۔ تین لاکھ۔ چار لاکھ، پانچ لاکھ۔ چھ لاکھ۔ اور چھ انگلیاں موڑ دیں۔ فرمایا۔ ابوہریرہؓ! اتنا خراج کیسے ملا۔ عرض کیا۔ امیر المومنین خدا تعالیٰ نے اتنی برکت پیدا کی کہ مویشیوں کی نسل غیر معمولی بڑھی۔ فصل بھی بہت عمدہ ہوئی۔ ملک میں دولت کی ریل پیل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے تحقیق کی تو معاملہ ایسا ہی پایا۔ یہ غیر معمولی برکت معجزہ تھا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ یہ برکت تھی ان وجودوں کی جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی۔ جب وہ بحرین پہنچے تو زمین نے اپنے خزانے اگل دئیے۔ اور لوگوں نے بھی اس برکت کو محسوس کیا۔ اس کے بعد پھر حضرت عمرؓ فاروق نے ابوہریرہؓ کو بحرین بھجوانا چاہا مگر حضرت ابوہریرہؓ نے معذرت کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لَقَدْ طَلَبَ الْعَمَلَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ کہ آپ سے بہتر شخص یعنی حضرت یوسفؑ نے عمل کا مطالبہ کیا تھا۔ غالباً حضرت عمرؓ کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا اجعلنی علی خزائن الارض۔ حضرت ابوہریرہؓ نے جواب دیا وہ اللہ کے نبی تھے۔ میں امیمہ کا بیٹا ابوہریرہ ہوں۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ بغیر علم کے کہوں اور فیصلے کروں اور پھر اس نازک ذمہ داری کی وجہ سے مجھے جواب دہ ہونا پڑے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فتنوں کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات یاد تھے۔ بلکہ ایک موقعہ پر فرمانے لگے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایک دن لوگوں پر ایسا بھی آئے گا۔ آدمی اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گذرے گا تو خواہش کرے گا اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا۔ حضرت عثمانؓ کے واقعات میں انہوں نے حضرت عثمانؓ کا ساتھ دیا۔ اس شہادت سے متعلق ان کا ایک واقعہ بھی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے چند کھجوروں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے برکت کی دعا کروائی تھی۔ چنانچہ میں اسے توشہ دان میں رکھ کر ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کئی وسق اس سے کھجوریں نکالیں۔ لیکن حضرت عثمانؓ کی شہادت کے دن یہ توشہ دان مجھ سے جاتا رہا۔

جب اسلامی سلطنت کی حدود کافی وسعت اختیار کر گئیں اور ذمہ داریاں بڑھ رہی تھیں لیکن ابھی سلطنت کے امور میں مشورے وغیرہ زہد و تقدس کے خلاف سمجھے جاتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شوریٰ بلائی۔ جس میں حضرت ابوہریرہؓ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے اگر تم میری مدد نہیں کرو گے تو کون کرے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا ہم آپ کو مدد دیں گے اور تاریخ شاہد ہے کہ اس درویش صفت صحابیؓ نے حضرت عمرؓ کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی کوشش کی۔ یہ عامل بنے تو آسمان نے خلیفہ کی مدد کرنے والوں کی اس طرح مدد کی کہ دنیا حیران رہ گئی۔

حضرت سعید بن مسیب مشہور عابد و زاہد بلند پایہ کے فقیہہ تابعی حضرت ابوہریرہؓ کے ہی داماد تھے۔

مرض الموت کی وصیت

ان کی مرض الموت میں عبدالرحمٰن بن حارث عیادت کے لئے گئے تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ میں جب فوت ہو جاؤں تو خیمے وغیرہ نہ لگائے جائیں اور نہ میرے جنازے کے ساتھ خوشبوئیں وغیرہ جلائی جائیں۔ بلکہ میرا جنازہ جلدی اٹھا لینا اور نوحہ نہ کرنا یعنی انتہائی سادگی سے اسلامی طریق پر تکفین و تدفین کی جائے۔ مروان ان کی عیادت کے لئے گئے اور دعا کے طور پر کہا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے۔ تو حضرت ابوہریرہؓ نے دعا مانگی۔ اے اللہ میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔ کہتے ہیں یہ دعا سن کر ابھی مروان باہر بازار میں ہی گئے تھے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی وفات کی خبر سن لی۔

حضرت ابوہریرہؓ کی وفات مدینہ سے پانچ چھ میل دور عقیق کے مقام پر ہوئی جہاں آپ کی زمینیں اور عمدہ مکان تھا۔ جہاں باغ وغیرہ بھی لگا ہوا تھا۔ تدفین مدینہ میں کی گئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً اٹھتر سال بیان کی جاتی ہے۔ ستائیس برس کے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبولِ اسلام کی خاطر حاضر ہوئے صرف تین سال صحبت نبویؐ سے مستفیض ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر تیس سال تھی۔ ان تین سالوں میں حضرت ابوہریرہ نے ارشادات نبویؐ کا وہ ذخیرہ محفوظ کیا جس نے صحابہ کرام میں انہیں ایک ممتاز مقام عطا فرمایا۔

وَذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔ آپ کی وفات ۵۹ھ ہجری میں ہوئی۔

(باقی)

"ایسی تجارت جو کبھی تباہ نہیں ہوگی"

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ (فاطر ع ۴)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو اللہ (تعالیٰ) کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور نماز (باجماعت) ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خفیہ بھی اور ظاہر بھی خرچ کرتے ہیں۔ وہی درحقیقت ایسی تجارت کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کے اعمال کے پورے پورے اجر دے گا (جس کی وجہ سے ان کی حالت اس دنیا سے ہزاروں گنے بہتر ہوگی) اس لئے کہ وہ (یعنی خدا تعالیٰ) بہت بخشنے والا (اور) بہت قدر کرنے والا ہے۔" (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز بشیر احمد خالد امسال ایف ایس سی کا امتحان دے رہا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور عزیز یہ کامیابی دین و دنیا کے لئے بابرکت ہو آمین۔ (چوہدری عبدالرحمٰن سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر مقبرہ بہشتی کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۵۲ :- میں چوہدری تاج الدین ولد سجاد خان قوم چدھڑ پیشہ زمیندارہ عمر ۰ے سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک ۵۲۳/E.B ڈاکخانہ ...... چک ۵۳۹/E.B ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد ایک عدد راس بھینس جس کی قیمت مبلغ پانصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری آمد سالانہ بذریعہ زمیندارہ مبلغ چار صد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ......

...... اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- نشان انگوٹھا تاج الدین ولد سجاد خان۔ گواہ شد :- سلطان احمد ولد تاج الدین چک نمبر ۵۲۳ E-B گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲۹-۲-۶۰

نمبر ۱۵۷۷۹ :- میں نور احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد ایک گائے اور ایک بھینس ہے۔ جن کی اندازاً قیمت ۵۰۰/- روپے ہے۔ میں اسٹیٹ ہذا میں ملازم ہوں۔ اور ماہوار تنخواہ ۱۰۳/- روپے ملتی ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی جو بھی ہوگی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ...... پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتا

ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم رہے گی۔

المرقوم محمد رفیق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ وصیت ۱۰۳۰۷

العبد :- نور احمد بقلم خود ۱۸-۶-۶۰ نور احمد ساکن پھیرو چیچی ضلع گورداسپور حال ناصر آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد : محمد حسین باغبان ناصر آباد اسٹیٹ وصیت ۱۰۰۹۴

گواہ شد :- سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶۷۷۶

نمبر ۱۵۸۲۹ :- میں رحمت علی ظفر ولد چوہدری محمد شریف قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲ جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ماہوار ۴۳/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم رحمت علی ظفر ۱۳/۷/۶۰

گواہ شد :- محمد حسین ایڈیٹر محمود آباد اسٹیٹ وسیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ

گواہ شد : عبداللہ بقلم خود محمود آباد اسٹیٹ

نمبر ۱۵۹۸۸ :- میں ثریا جبیں زوجہ برکات احمد قوم شیخ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۲۷/العق ڈاکخانہ کاچھیو ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

ا۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۰۰/- روپیہ اور زیور چوڑیاں طلائی بوزن ۳ تولہ قیمت اندازاً ۳۷۵/- روپے انگوٹھیاں تین عدد طلائی

وزن ایک تولہ قیمت اندازاً ۱۲۵/- روپیہ اور کانٹے طلائی وزن ایک تولہ قیمت اندازاً ۱۲۵/- روپے کل میزان ۱۲۵/-۶ روپے ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ آئندہ اس جائیداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم رہے گی۔ میں انشاء اللہ اپنی وصیت کے حصہ وصیت کو جلد از جلد ایک سال کے اندر اندر ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ بعد وفات اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ :- ثریا جبیں معرفت انسپکٹر اوزان و پیمانہ جات ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد

گواہ شد :- فیض احمد ظفر ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد ۷۶/۴ لیاقت مارکیٹ حیدرآباد۔

گواہ شد :- سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶۷۷۶

ولادت

میری بچی عزیزہ بشریٰ ناصر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۱۵ اپریل کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ سب بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو نیک خادم دین صاحب عمر و اقبال کرے ... ہوئے اس کا وجود احمدیت و خاندان کے ہر لحاظ سے مبارک و بابرکت ثابت کرے آمین ثم آمین

نیز میری ایک اور بچی نے ... کا امتحان دیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم عبدالغفور خان ... کوڈاک پاک ریز ایکسرے لاہور)

تصحیح

الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء میں وصیت ۱۶۰۲۴ میں موصیہ کا نام بجائے سفیداں بیگم کے سعیدہ ... شائع ہوگیا ہے مفصل پتہ درج ذیل ہے

احباب تصحیح فرمالیں :-

"وصیت نمبر ۱۶۰۲۴ سفیداں بیگم زوجہ سعد اللہ خان مرحوم۔ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چہان۔ ضلع کیمبل پور صوبہ مغربی پاکستان

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اعلان

بل ماہ اپریل ۱۹۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جاچکے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ مئی ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر الفضل)

موسم کی خرابی کے باعث امریکہ کو خلا میں انسان بھیجنے کا منصوبہ ملتوی کرنا پڑا

کیپ کینویرل ۳ رمئی ۔ امریکہ کی پرواز اور خلا کی قومی تنظیم نے خلا میں پہلا امریکی بھیجنے کی کوشش ملتوی کر دی ہے۔ تنظیم کے حکام یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ وہ خلا میں انسان بھیجنے کی کوشش کب کریں گے تاہم ان کا خیال ہے کہ آئندہ اڑتالیس گھنٹے سے قبل ایسا ممکن نہ ہوگا۔

التوا کا اعلان پانچ سو اخباری نمائندوں کے ایک اجتماع میں کیا گیا حالانکہ اس سے قبل انسان کو خلا میں بھیجنے کی تمام تیاریاں مکمل کی جا چکی تھیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ التوا کا فیصلہ کیپ کینویرل اور بازیابی کے علاقے میں موسم کی خرابی کے باعث کیا گیا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ خلا میں بھیجنے کے لئے کمانڈر ایلن ۔ بی ۔ شیپرڈ کو منتخب کیا گیا تھا اور وہ پرواز کے لئے بالکل تیار تھے۔

پرواز کے لئے کوئی نئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ لیکن حالات کے سازگار ہونے کی کم سے کم مدت اڑتالیس گھنٹے تھے۔

خلائی تنظیم کی طرف سے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کمانڈر شیپرڈ اگر جسمانی طور پر خلا میں پرواز کے لئے موزوں نہ پائے گئے تو کرنل جان گلین ان کی جگہ لے لیں گے ✣

چومبے کو بدستور زیر حراست رکھنے کا عزم

کوکل ہاٹ ول ۳ رمئی یہاں موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق مرکزی حکومت نے کاٹنگا کے صدر چومبے کو غیر معین عرصہ تک زیر حراست رکھنے کی دھمکی دی ہے کاٹنگا کے دارالحکومت الزبتھ ول میں کابینہ نے کاٹنگا کی صورت حال پر غور کیا لیکن اجلاس کے بعد کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا اس سے پہلے کل صبح کاٹنگا کے وزیر داخلہ مسٹر مونان گو نے پولیس انتظامیہ اور بڑی بڑی کمپنیوں کے نمائندوں کی اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس بلائی جس میں امن و امان کے تحفظ پر غور کیا گیا۔ پولیس اور فوج کے گشتی دستوں نے کل رات شہر کے چکر لگائے تاہم حالات پرامن رہے اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

آتش زدگی کے حادثہ میں انیس افراد ہلاک

بولٹن (لنکاشائر ۔ برطانیہ) ۳ رمئی کل یہاں آتش زدگی کے ایک حادثہ میں انیس افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ آگ ایک گودام کی عمارت کی چوتھی منزل پر ایک کلب میں لگی تھی۔ پندرہ اشخاص شعلوں میں گھر جانے کے باعث ہلاک ہو گئے چار آدمیوں نے شعلوں سے بچنے کے لئے اسی فٹ کی بلندی سے دریائے کرول میں چھلانگ لگائی لیکن وہ شدید زخمی ہونے کے باعث جانبر نہ ہو سکے۔ آتش زدگی کی اطلاع دینے والوں میں جمیکا کے ایک باشندہ مسٹر گونزالیز تھے۔ مسٹر گونزالیز نے بتایا کہ ہم گھرے ہوئے لوگوں کو نکالنے میں پولیس اور فائرمینوں کو مدد دیتے رہے انہوں نے بتایا کہ ایک آدمی کو آگ میں گھری ہوئی عمارت سے نکالا گیا تو میں نے اسے تھام لیا لیکن اس نے میرے بازوؤں میں ہی دم توڑ دیا۔ ڈھائی گھنٹہ کی زبردست جدوجہد کے بعد آگ کی شدت کچھ کم ہوئی تو جلی ہوئی عمارت سے پندرہ افراد کی لاشیں نکالی جا سکیں۔ ہلاک ہونے والوں میں آٹھ عورتیں اور گیارہ مرد تھے ✣

(بقیہ صفحہ اول)

اپنے وسائل کے اندر ملک کا موثر دفاع کرنے کے قابل بنا دیا۔ مسٹر فدا حسن نے کہا کہ صدر ایوب نے مارشل لاء کے بعد پاکستانی افواج کے سپریم کمانڈر کی حیثیت سے فضائی اور بحری فوجوں کی ازسر نو تنظیم کی۔ یہ اقدام تینوں افواج کو ایک وحدت کے انتہائی مربوط اداروں کی حیثیت دینے کی خاطر کیا گیا تھا۔ اور یہ مقصد پوری طرح حاصل ہو گیا ہے۔ اور اس کی تصدیق ان غیر ملکی فوجی مبصروں نے بھی کی ہے جنہوں نے پاکستانی فوجوں کو حالیہ جنگی مشقوں کے دوران فوجی کاروائیاں کرتے دیکھا تھا ✣

تہران ۳ رمئی پولیس نے آج یہاں پارلیمنٹ کے سامنے چوک میں مظاہرہ کرنے والے سکولوں کے اساتذہ کو منتشر کرنے کیلئے گولی چلا دی اساتذہ اپنی تنخواہوں میں اضافے کے لئے احتجاجی مظاہرے کر رہے تھے تین مظاہرین شدید زخمی ہوئے ✣

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۳)

کی جاتی ہے کہ وہ بچھے ہوئے دسترخوان پر پہنچ کر جیب سے لیموں نکالتے تھے اور اسے سالن میں نچوڑ کر کھانے میں شریک ہو جانے کا استحقاق پیدا کر لیتے تھے۔ افسوس ہے کہ یہ "لیموں نچوڑ" قسم کی اسلامیت اسلام کے لئے قطعاً مفید نہیں اور اسلام اس سے بالکل بری ہے"!

بچارا عبدالرزاق نوفل بھی کیا یاد کریگا کہ ع

شعر مرا بمکتب کہ برد

مگر افسوس ہے کہ ہفت روزہ کا ادارتی نوٹ "اعادۂ شباب" اس کی نظر سے نہیں گذر سکے گا۔ کیونکہ وہ اردو زبان میں ہے اور اسلئے اگر اس کو پتہ بھی چل گیا تو سر پیٹ لے گا ع

زبان یار من ترکی و من ترکی نمیدانم

مدیر ہفت روزہ دراصل مصری شارع کو یہ سبق دے رہے ہیں کہ افسانہ طرازی کے لئے کسی ٹھوس بنیاد کا سہارا لینا فسانہ طرازی کی توہین ہے۔ فسانہ کہنا ہو تو ہماری طرح کہو نہ آیت و حدیث میں کوئی اشارہ موجود ہو۔ اور نہ سائنسدانوں اور ماہرین فلکیات کا کوئی ثابت شدہ کارنامہ ہو بس بقول ذوق دہلوی

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

جو کچھ رطب و یابس لوگوں میں مشہور ہو جائے اس کی خواہ جامعہ ازہر کے پرنسپل علامہ شلتوت جیسے لوگ بھی تردید کر ڈالیں تو کچھ پرواہ نہ کرو۔ ورنہ عوام کی نظروں سے گر جاؤ گے۔ اور کہیں کے نہ رہو گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کسی کو اگر علم دے تو پہلے اسے علم سے زیادہ نہیں تو علم کے برابر عقل بھی عطا کرے۔ آمین۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ــــ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس کے مطابق لیبر اور میٹریل ریٹ کی اساس پر پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ۱۰ رمئی ۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مجوزہ فارم پر دئے جائیں جو دفتر ہذا سے ۱۰ رمئی ۱۹۶۱ء کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے دوپہر برسرِ عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت بشمول ٹنڈرڈ پرسنٹیج	زربیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کیا جائے گا	تکمیل کی مدت
۱۔	سیالکوٹ ۔ وزیر آباد ۔ گوجرانوالہ گکھڑ منڈی اور کاموکی میں وینڈرز سٹالوں اور چائے کے سٹالوں کا انتظام	۱۰،۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے	چار ماہ

۲۔ صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر دیں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہیں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ اپنے نام ۱۰ رمئی ۶۱ء سے پہلے کاغذات نامزدگی یعنی اپنی مالی حالت اور تجربے کی بابت سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لا کر درج کرائیں۔

۳۔ تفصیل شرائط و کوائف نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس اور ہلین زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ کم از کم یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کے پابند نہیں۔

ٹھیکیداروں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ ۱۰ رمئی ۶۱ء سے پہلے زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو فیصد ریٹ پورے روپوں میں درج کرنے چاہئیں۔ کم والے نرخ مسترد کر دیئے جائیں گے ٹنڈر دہندگان کو کل لیبر اور میٹریل کے ریٹ تحریر کرنے چاہئیں۔ اور ٹنڈر دینے سے پہلے کام کی صحیح حالت کا معائنہ کر کے اپنی تسلی کر لینی چاہئیے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

درخواست دعا

میری بچی روبینہ حاذقہ بعمر دس سال کئی روز سے شدید بخار میں مبتلا ہے ۱۰۶ درجے تک ٹمپریچر ہو جاتا ہے آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے نیز ۱۳ رمارچ کو میری اہلیہ کا اپریشن ہوا تھا گو پہلے کی نسبت افاقہ معلوم ہوتا ہے لیکن تکلیف ابھی باقی ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور میری پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔ (سید محمد سعید سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور)